45617 ـ كيا خود كشى كرنے والى كى نماز جنازہ جائز ہے ؟

سوال

مہربانى فرما كر مجھے معلومات فراہم كريں كہ: كيا خود كشى كرنے والے كى نماز جنازہ جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

كسى جان كو قتل كرنا كبيرہ گناہ ہے، اور ايسا كرنے والے كے متعلق بہت شديد قسم كى وعيد آئى ہے، ليكن وہ دائرہ اسلام سے خارج نہيں ہوتا، اور سنت نبويہ ميں خود كشى كرنے والے كى نماز جنازہ عام لوگوں كا ادا كرنا ثابت ہے، اور خاص لوگوں، مثلا اہل علم و فضل اورامير كے ليے مشروع يہى ہے كہ وہ اس كى نماز جنازہ نہ پڑھائے، تا كہ اس طرح كے لوگوں كو عبرت حاصل ہو، اور وہ ايسا كا كرنے سے باز آجائيں.

جابر بن سمرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس ايك شخص لايا گيا جس نے اپنے آپ كو تير سے ہلاك كر ليا تھا، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اس كى نماز جنازہ نہ پڑھائى.

صحيح مسلم حديث نمبر (978).

اور مشقص عريض تير جس كى ايك طرف تيز ہو اسے مشقص كہا جاتا ہے.

امام نووى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

علماء كا كہنا ہے: يہ حديث خود كشى سے نفرت پر محمول ہے، جس طرح كہ مقروض شخص كى نماز جنازہ ادا نہ كرنا، اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے حكم سے صحابہ كرام نے مقروض كى نماز جنازہ ادا كى، اور يہ قرض سے نفرت دلانے كے ليے تھا، اس ليے نہيں كہ وہ كافر ہے.

اور امام مالك رحم اللہ تعالى كے ہاں حد كى بنا پر رجم كردہ اور فاسق شخص كى نماز جنازہ ادا كرنا مكروہ ہے، يہ اس ليے تاكہ انہيں عبرت حاصل ہو.

ديكھيں: شرح المسلم للنووى (7 / 47).

شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایك شخص بزرگ اور پیر ہونے کا دعوی کرتا تھا، اس نے ایك اژدہا دیکھا تو اس کے پاس آنے والے چند لوگ اس اژدہے کو مارنے کے لیے اٹھے تو پیر صاحب نے انہیں منع کردیا اور اپنی کرامت دکھانے کے لیے اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا، تو اژدہے نے پیر کو ڈسا اور پیر صاحب مر گئے، تو کیا اس کی نماز جنازہ جائز ہے کہ نہیں؟

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

سب تعریفات اللہ تعالی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پالنہار ہے، اہل علم و فضل اور دین والوں کو اس کا اور اس طرح کے لوگوں کا نماز جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے، اگرچہ عام لوگ اس کی نماز جنازہ ادا کرلیں.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خود کشی کرنے والے، اور مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کی نماز جنازہ خود ادا نہیں کہ بلکہ فرمایا تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرلو، اور سمرۃ بن جندب سے لوگوں نے کہا کہ: تمہارا بیٹا رات کو نہیں سویا، تو وہ کہنے لگے: کس سبب کی بنا پر ؟ (یعنی کیا وہ زیادہ کھانے کی بنا پر نہیں سویا) تو انہوں نےجواب دیا: جی ہاں وہ کہنے لگے:

اگر وہ مر جاتا تو میں اس کی نماز جنازہ نہ پڑھتا.

تو سمرۃ نے یہ بیان کیا کہ اگر وہ زیادہ کھانے کی وجہ سے مر جاتا تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھتے؛ کیونکہ اس نے زیادہ کھا کر خود کشی کی، لھذا یہ شخص جس نے اژدہا کو مارنے سے روکا اور خود اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا حتی کہ اژدہے نے اسے قتل کر دیا، تو اہل علم و فضل اور دین رکھنے والوں کے لیے زیادہ بہتر اور اولی یہی ہے کہ وہ اس کی نماز جنازہ ادا نہ کریں؛ کیونکہ اس نے خود کشی کی ہے....

دیکھیں: الفتاوی الکبری (3 / 20 ـ 21).

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی نے یہ بھی کہا:

اور جو کوئی ان میں کسی ایك ـ یعنی مال غنیمت میں خیانت کرنےوالے اور خود کشی کرنے والے، اور مقروض ـ کی نماز جنازہ ادا کرنے سے باز رہا تا کہ اس طرح کے لوگوں کو عبرت حاصل ہو اور وہ اپنے فعل سے باز آجائیں تو ان کی نماز جنازہ ادا نہ کرنا بہتر ہے، اگرچہ وہ ظاہرا نماز جنازہ ادا نہ کریں اور باطن میں اس کے لیے دعا کرلیں تا کہ دونوں مصلحتیں جمع کی جا سکیں: تو یہ دو مصلحتوں میں سے کسی ایك کے نہ ہونے سے زیادہ بہتر اور اولی ہے.

دیکھیں: الاختیارات صفحہ نمبر (52).

اور شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا خود کشی کرنے والے کی نماز جنازہ ادا کی جائیگی ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

سب گنہگاروں کی طرح اس کی بھی بعض عام مسلمان نماز جنازہ ادا کریں گے؛ کیونکہ اہل سنت والجماعت کے نزدیك یہ ابھی تك اسلام کے حکم میں ہے.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ بن باز (13 / 162).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے یہ بھی دریافت کیا گیا کہ:

کیا خود کشی کرنے والے کو غسل دیا جائےگا اور اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

خود کشی کرنے والے کو غسل بھی دیا جائےگا، اور نماز جنازہ بھی ادا کی جائیگی اور اسے مسلمانوں کےقبرستان میں دفنایا جائےگا، کیونکہ وہ گنہگار اور مرتکب معاصی ہے، کافر نہیں، اس لیے کہ خود کشی کرنا معصیت و گناہ ہے کفر نہیں.

اور جب کوئی شخص خود کشی کر لے (اللہ اس سے محفوظ رکھے) تو اسے غسل بھی دیا جائےگا، اور اسے کفن بھی پہنایا جائےگا، اور اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائیگی، لیکن بڑے امام اور اہم لوگوں کو اسکی نماز جنازہ نہیں ادا کرنی چاہیے تا کہ اس برائی کا انکار کیا جائے اور اسے روکا جا سکے، تا کہ یہ گمان نہ ہو سکے یہ اس کے عمل اور فعل پر راضی تھے، بڑا امام، یا حکمران، یا قاضی حضرات یا علاقے کا سردار یا امیر جب اس چیز کو روکنا ترك کردے اور یہ اعلان کرے کہ یہ غلط اور خطا ہے تو یہ بہتر ہے، لیکن بعض مسلمان اسکی نماز جنازہ ادا کریں.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (13 / 122) اور فتاوی اسلامیۃ (2 / 62).

واللہ اعلم .